Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۞ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم:۔ شنبہ

فی پرچہ ۱/ ار

۱۴ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۵ اخاء ۱۳۳۱ ہش - ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ر اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۲ر اکتوبر۔ تا حال بخار کی شکایت ہے۔

۳ر اکتوبر۔ شدید نزلہ کے باعث طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۴ر اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کا ٹمپریچر آج بفضلہ تعالےٰ نارمل ہے مگر غنودگی اور کھانسی بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں۔ کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے۔ اور سچا خدا وہی خدا ہے۔ جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے۔ کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں"۔ (تریاق القلوب صفحہ ۵)

برطانیہ نے ایران کی جوابی تجاویز مسترد کر دیں

جوابی مراسلے میں برطانیہ نے تجویز کیا ہے کہ مزید بات چیت کا دروازہ کھلا رکھا جائے

لنڈن ۴ر اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے لندن کے سرکاری ذرائع کے حوالے سے خبر دی ہے۔ کہ تیل کا جھگڑا طے کرانے کے لئے ایران نے جو جوابی تجاویز پیش کی تھیں۔ برطانیہ نے انہیں مسترد کر دیا ہے۔ برطانیہ کا جوابی مراسلہ آج تہران پہنچ گیا ہے۔ جسے برطانوی سفیر مقیم تہران کل کسی وقت ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق کو دیں گے۔ خیال ہے۔ مراسلے کا متن کل ہی شائع کر دیا جائے گا۔ ایجنسی مذکور کا کہنا ہے۔ کہ برطانیہ نے اگرچہ ایرانی تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ تجویز بھی کیا ہے۔ کہ مزید بات چیت کے لئے دروازہ کھلا رہے۔ ادھر پتہ چلا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق نے طے کر لیا ہے۔ کہ اگر برطانیہ کی طرف سے حسب دل خواہ جواب نہ ملا۔ تو پیر کے روز سفارتی تعلقات منقطع کر لئے جائیں گے۔ آج تہران میں تین ہزار آدمیوں نے یونیورسٹی سکوائر میں بلوہ کر دیا۔ انہوں نے تودہ پارٹی کے حامی طلبا ر پر حملے کئے۔ لیکن صورت حال پر جلد ہی قابو پا لیا گیا۔

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت چودھری محمد ظفر اللہ خاں کریں گے

اراکین وفد کے ناموں کا باضابطہ اعلان کر دیا گیا

کراچی ۴ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں وزیر خارجہ جناب چودھری محمد ظفر اللہ خاں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔ وفد قائد کے علاوہ چار نمائندوں پر مشتمل ہوگا (۱) اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے پروفیسر اے۔ ایس بخاری (۲) سید امجد علی (۳) وزیر مملکت عزیز الدین احمد اور (۴) پنجاب اسمبلی کے رکن چودھری فضل الٰہی۔ ان کے علاوہ پانچ متبادل نمائندے ہوں گے۔ یعنی (۱) بیگم اکرام اللہ ۲۔ مسٹر یوسف خٹک ۳۔ مشرقی بنگال اسمبلی کے رکن مسٹر ڈی سی برمن ۴۔ سندھ کے حکیم محمد احسن اور ۵ وزارت خارجہ کے مسٹر اطاعت حسین۔ مسٹر اطاعت حسین وفد کے سکرٹری جنرل بھی ہوں گے۔ تین مشیر اور سکرٹری ان کے علاوہ ہونگے۔

مصطفےٰ نحاس سے مستعفی ہونے کا مطالبہ

قاہرہ ۴ر اکتوبر۔ ایجنسی آف فرانس کی اطلاع کے مطابق وفد پارٹی کے بعض ممتاز لیڈر مصطفےٰ نحاس پر زور دے رہے ہیں۔ کہ وہ وفد پارٹی کی صدارت سے مستعفی ہو جائیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اس مسئلہ پر دوبارہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اخوان المسلمین کو مستثنیٰ قرار دیا جائے

قاہرہ ۴ر اکتوبر۔ مصر کی انجمن اخوان المسلمین نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ چونکہ اخوان المسلمین ایک مذہبی جماعت ہے۔ اس لئے سیاسی پارٹیوں کے متعلق جنرل نجیب نے جو نیا قانون بنایا ہے۔ اس کا اطلاق اس پر نہیں ہونا چاہیئے۔

ترکی اور شام سے دس ہزار ۲ سو ٹن گیہوں آج کراچی پہنچ جائے گا

کراچی ۴ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی اور شام سے دس ہزار دو سو ٹن گیہوں کل کراچی پہنچ جائے گا۔ اس میں سے ساڑھے سات ہزار ٹن گیہوں تو ترکی سے آ رہا ہے۔ باقی مقدار شام سے آنے والے گیہوں کی پہلی کھیپ کے طور پر ہے۔ بیرونی ممالک سے درآمد کے باعث اناج کے ذخیروں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ صوبوں کو اناج فراہم کرنے کی رفتار پہلے سے بہت تیز ہو گئی ہے۔ ایک ہزار ٹن گیہوں کل ہی پنجاب روانہ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ایک ہزار ٹن کی مزید قسط کل پھر روانہ کی جائے گی۔ اسی طرح ۲۰۰ ٹن گیہوں بلوچستان بھیجا جا چکا ہے۔

پارلیمانی پارٹی کی قیادت سے مستعفی

ڈھاکہ ۴ر اکتوبر۔ مشرقی بنگال اسمبلی کے رکن جناب شمس الدین احمد نے صوبائی عوامی لیگ کی نائب صدارت اور اس کی پارلیمانی پارٹی کی قیادت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں صحت کی خرابی اور بعض دوسری وجوہ کی بنا پر مستعفی ہوا ہوں۔

پشاور ۴ر اکتوبر۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد آج تیسرے پہر ایبٹ آباد سے پشاور پہنچ گئے۔

ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن امریکی گیہوں

آئندہ تین ماہ میں پاکستان آئیگا

واشنگٹن ۴ر اکتوبر۔ امریکہ کے محکمہ زراعت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ تین ماہ میں ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گیہوں پاکستان بھیجا جائے گا۔ اس میں سے بیشتر حصہ سرکاری ذریعہ سے پاکستان پہنچے گا۔ اس کی برآمد اسی مہینے ہی شروع ہو جائیگی۔

سندھ میں کپاس کی پیداوار میں اضافہ کی توقع

زیر کاشت رقبہ ۲۵ ہزار ایکڑ زیادہ ہے

حیدرآباد سندھ ۴ر اکتوبر اس سال سندھ میں کپاس کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ سال کی نسبت اس مرتبہ بہت زیادہ مقدار میں کپاس پیدا ہوگی۔ اس اندازے کی بنیاد اس بات پر ہے۔ کہ زیر کاشت رقبہ ۵۰ ہزار ایکڑ سے زیادہ ہے۔ کپاس کی مذکورہ مقدار اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ جب فصل کیڑوں وغیرہ سے ہر طرح محفوظ رہے۔ کپاس چننے کا کام شروع ہو چکا ہے۔ امید ہے۔ اگلے ماہ کے آخر تک فصل مارکیٹ میں آجائیگی۔

مجلس دستور ساز کا آئندہ اجلاس

کراچی ۴ر اکتوبر۔ پاکستان کی مجلس دستور ساز کا آئندہ اجلاس نومبر کی ۲۲ تاریخ سے کراچی میں شروع ہوگا۔

رشوت ستانی کے مقدمات کی سماعت کیلئے دو نئے ججوں کا تقرر

حیدرآباد (سندھ) ۴ر اکتوبر۔ حکومت سندھ نے رشوت ستانی کے مقدمات کی سماعت کے لئے دو نئے جج مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے ایک کا تقرر حیدرآباد میں ہوگا۔ اور دوسرے کا سکھر میں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کر ۳ ۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

یوم تحریکِ جدید پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جماعت احمدیہ کے نام

(از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

تحریک جدید کی طرف سے جماعت کو ہوشیار کرنے کے لئے اور وعدہ کرنیوالوں کو وعدے یاد دلانے کیلئے ۵ اکتوبر کو یوم تحریکِ جدید منایا جا رہا ہے۔ مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ اس دن کیلئے ایک پیغام جماعت کے نام دوں۔ میں اس خواہش کو پورا کرنے کیلئے چند سطور لکھوا رہا ہوں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ پیغام خود آپ کے دل سے پیدا ہونا چاہیئے۔ اگر آپ کا دل آپ کو اس موقعہ پہ کوئی پیغام نہیں دے رہا تو میرا پیغام کچھ لوگوں کے لئے تو ضرور مفید ہو جائے گا۔ لیکن ان لوگوں کی اکثریت کیلئے مفید نہیں ہوگا۔ جن کا دل اس موقعہ پہ انہیں کوئی پیغام نہیں دے رہا۔

تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے اور تبلیغ اسلام و احمدیت کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ اس کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے کوئی معنے نہیں کہ احمدیت اسی کے ذریعہ سے دنیا کے کناروں تک پہنچے۔ پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی۔ اور تحریک جدید کا قیام اسی پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے یعنی ۴۸ سال پہلے سے خدا تعالیٰ اسکی بنیاد قائم کر چکا تھا اور اگر گہرا غور کریں تو ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت ۱۳۴۸ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اسلئے بھیجا کہ لیظہرہ علی الدین کلّہ تاکہ اسلام کو دنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی مسیح اور مہدی کا زمانہ ہے پس تحریک جدید درحقیقت اسی پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہے اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پہ پورا کرتا ہے وہ لیظہرہ علی الدین کلّہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنیوالوں میں شامل ہوتا ہے۔ اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقعہ ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہؤا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا۔ لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھلائی۔

پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہ ہونا چاہیئے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے۔ خواہ ابھی اسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوئی ہو

مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ حضور کا یہ پیغام ۵ اکتوبر کے جلسوں میں پڑھ کر سنایا جائے۔

جلسہ سالانہ کیلئے ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء کے لئے جو انشاء اللہ تعالیٰ دسمبر کے آخری ہفتہ میں بمقام ربوہ منعقد ہوگا مندرجہ ذیل اشیاء کی فراہمی اور ٹھیکہ جات کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ یہ ٹنڈر پندرہ اکتوبر تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ تفصیلی شرائط افسر جلسہ سالانہ کے دفتر سے دیکھی جا سکتی ہیں۔

ٹھیکہ	مقدار
ٹھیکہ فراہمی ایندھن خشک از قسم جنڈ یا کیکر	۲۳۰۰ من سے ۲۵۰۰ من تک
″ ″ گھی خالص دیسی	۳۵ من سے ۴۰ من تک
″ ″ گوشت گائے	۲۵۰ من سے ۲۷۵ من تک
″ ″ ″ بکری	۴۰ من سے ۵۰ من تک
″ ″ سبزی	آلو ۱۳۰ من سے ۱۵۰ من تک شلجم ۱۲۰ من سے ۱۳۰ من تک
″ ″ گیس روشنی	۱۰۰ گیس سے ۱۲۰ تک
″ ″ ماشکیاں	۴۰ سے لے کر ۵۰ کس تک
″ ″ مزدوران اٹھوائی دیگ	۴۰ سے ۵۰ کس تک
″ ″ خاکروباں	۴۰ سے ۵۰ کس تک
″ ″ نصب کروائی تنور	
″ ″ قلعی کروائی دیگ	
″ ″ نانپزان	
″ ″ آٹا گندھائی	
″ ″ پیڑے کروائی	
″ ″ باورچیاں	

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے۔ کیا آپ نے اپنی آمد کے مطابق چندہ جلسہ سالانہ ادا کر دیا ہے؟

اور کہاں پہنچا محمدؐ کا غلام اے ساقی!

(مکرم راجہ بشیر احمد صاحب رازی)

میں کہاں اور کہاں تیرا مقام اے ساقی
پھر ہؤا غلغلۂ شورشِ خام اے ساقی!

کیا خبر واعظ و مُلّاں کو محمدؐ کیا ہے
"علم کی تیغ جگر دار اُڑا لی ہم نے"

میرو واعظ کو کہاں کارِ جہاں سے فرصت
ہم سے رندوں کو تو میخانہ کی عظمت کیلئے

نہ سہی زہد و تقویٰ سے ہمیں نسبت نہ سہی
مجھ کو پینے سے غرض تجھکو پلانے سے غرض

از رہِ لطف و عنایت کوئی جام اے ساقی
پھر کوئی ہوش رُبا گردشِ جام اے ساقی

اور کہاں پہنچا محمدؐ کا غلام اے ساقی
ہے مقابل میں فقط خالی نیام اے ساقی

کچھ ترے رند ہی آسکتے ہیں کام اے ساقی
سر کٹانے میں ہے اک لطفِ دوام اے ساقی

سرفروشی میں تو لٹتے ہیں مقام اے ساقی
شرطِ انصاف ہے اب دعوتِ عام اے ساقی

رند تو رازیؔ کا بہر حال گذر جاتا ہے
یونہی بے کیف سی ہو جاتی ہے شام اے ساقی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۵۲ء

مجلس رابطہ و اتحاد کا پوسٹ مارٹم

یکم اکتوبر ۱۹۵۲ء کے سول اینڈ ملٹری اور اردو اخباروں میں پنجاب کے امن پسند طبقہ نے مندرجہ ذیل خبر پڑھ کر اطمینان کی سانس لی ہوگی کہ

مجلس رابطہ و اتحاد بین المسلمین نے جسے مختلف فرقوں کے نزاعی معاملات میں حکومت کو مشورہ دینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ متفقہ طور پر اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے۔

(الف) پاکستان کے اتحاد و استحکام کے لئے قطعاً لازمی ہے۔ کہ جملہ مذہبی فرقے اپنے اپنے اعتقادات کی اختلافی آراء کے اظہار سے احتراز کریں۔ اور ان کی تفاصیل کو عام مقامات میں ایسے انداز سے پیش کرنے سے دستکش رہیں۔ جس سے کسی دوسرے فرقہ کے جذبات کو ٹھیس لگنے یا اس کے افراد میں اشتعال پیدا ہونے کا احتمال ہو یا ایسی منافرت کے جذبات پیدا ہونے کا احتمال ہو

(ب) مقررین۔ صحافی اور مصنفین کو جو دونوں فرقوں سے متعلق ہوں لازم ہے کہ وہ اپنی تقاریر مقالات اور تحریروں میں ایسے انداز سے گریز کریں جس سے دونوں فرقوں کے جذبات مشتعل ہونے یا ان میں باہمی منافرت پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

(ج) قرارداد میں عام مقام کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ کہ ہر وہ مقام جہاں ہر شخص جا سکتا ہو۔ مثلاً سڑکیں۔ باغات۔ مساجد اور ہر ایسی جگہ جہاں نماز وعظ درس و تدریس اور تعزیت ہوتی ہو۔ وہ نجی جائے رہائش جہاں وعظ و خطبہ اور تحریری تقریر کی تشہیر کے لئے لاؤڈ سپیکر استعمال کیا جائے۔ قرارداد کے پیش نظر ایک عام مقام ہی متصور ہوگی۔

اس گوشہ قرارداد پر مجلس رابطہ و اتحاد کے ارکان کے نام بھی درج تھے۔ اور اس اجلاس کی صدارت جناب مولوی ابوالحسنات محمد احمد امام مسجد وزیر خان نے فرمائی تھی۔ اور اس مجلس کے ایک معتبر رکن شیعہ احراری جناب مظفر علی شمسی بھی ہیں۔ ابھی اس قرارداد کی سیاہی یقیناً خشک نہیں ہوئی ہوگی کہ تین اکتوبر ۱۹۵۲ء کی رات کو انہی صلح کل مولوی ابوالحسنات محمد احمد امام مسجد وزیر خاں کی صدارت میں موچی دروازہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خود جناب مولوی صاحب مظفر علی شمسی اور صاحبزادہ فیض الحسن احراری نے مجلس رابطہ و اتحاد کی مندرجہ بالا قرارداد کی داد دینے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ مولوی ابوالحسنات محمد احمد صاحب نے صدر ہر جا کہ نشیند صدر است کی عملاً ایک نئی توضیح پیش کی۔ اور ثابت کیا کہ اگر لنکا کے راجہ راون کے دس سر اور منہ ہو سکتے ہیں۔ تو ایک مولوی صاحب کے زیادہ نہ سہی صرف دو متضاد منہ ہوں تو کیا ہرج ہے۔

آپ نے شائد ہی کوئی عالمانہ اور غیر عالمانہ گالی ہوگی جو احمدیوں اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو نہ دی ہو۔ اور کوئی پہلو نہیں ہوگا۔ جس سے احمدیوں کے خلاف منافرت پھیلتی اور اشتعال انگیزی ہوتی ہو جو چھوڑا ہوگا۔ جب آپ اپنی صدارتی تقریر کو سب وشتم افترا طرازی اور بازاری بذلہ سنجی سے خوب مزین فرما چکے۔ تو آپ نے صاحبزادہ فیض الحسن صاحب کی تقریر کا اعلان فرمایا۔ مگر فوراً ہی فرمایا کہ پہلے جناب مظفر علی صاحب شمسی فارغ ہونا چاہتے ہیں۔ کیونکہ انہیں مجلس میں جانا ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ یہ معاملہ پیسوں کا ہے۔ اس پر حاضرین میں قہقہہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔

شمسی صاحب نے آتے ہی فل سپیڈ سے تقریر چھوڑنی شروع کر دی۔ اور پوری کوشش کی کہ سب وشتم میں کہیں اپنے صدر محترم سے پیچھے نہ رہ جائیں۔ ورنہ حکومت سمجھے گی۔ کہ شائد آپ مجلس رابطہ و اتحاد کی رکنیت کے قابل ہی نہیں۔ مگر جیسا کہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالٰے کی مخلوق میں ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ مولانا ابوالحسنات اور شمسی صاحب کا رنگ پھیکا پڑ گیا جب صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے اپنے سکہ بند جھومتے جھامتے انداز میں احراری ٹکسال کا تیار شدہ گالیوں کا تازہ مال پیش کیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ "حسن کلاہم" کے مقابلہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ حکومت جب یہ مال دیکھے گی۔ تو ضرور رابطہ و اتحاد کی مجلس سے مولوی ابوالحسنات کو معزول کر کے انہیں صدر بنا دے گی۔ کیونکہ رابطہ و اتحاد کی کھڈی میں جو کپڑا بنا جاتا ہے۔ وہ اسی لئے بنا جاتا ہے کہ موچی دروازہ کے کسی جلسہ میں اس کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑائی جائیں۔ اور جو اس فن میں سبقت لے جائے اسی کو مجلس رابطہ و اتحاد کا صدر بھی بنایا جائے۔ تاکہ مجلس رابطہ و اتحاد کی قرارداد اور اس کی دھجیاں اڑاتے میں مضبوط رابطہ و اتحاد قائم رہے۔ اس لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ حکومت فوراً مولانا ابوالحسنات کو ہٹا کر مجلس رابطہ و اتحاد کی صدارت صاحبزادہ فیض الحسن احراری کو تفویض کرے۔ تاکہ حق بحقدار رسید ہو۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

رائے عامہ کا بتکدہ

مودودیوں کی جماعت اسلامی نے اپنی مطالبہ مہم میں جو فنکارانہ کمال حاصل کیا ہے۔ اور جس طرح وہ مطالبہ مہم میں "رائے عامہ" کا بتکدہ تعمیر کر رہی ہے۔ اس کا کچھ حال کسی ناظر صاحب کے قلم سے "تسنیم" میں شائع ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہو جائے گا کہ اسلامی قانون کو برسر اقتدار لانے کے لئے "انبیاء علیہم السلام" کا طریق کار کس شان سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس میں مطالبہ دستور کی مہم کے دو مرحلوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلا مرحلہ نامہ نگار کے الفاظ میں یہ تھا کہ

> اس سے قبل چند شہروں میں بڑے بڑے جلسے منعقد ہونے کے بعد جماعت اسلامی کے کارکنوں نے آبادیوں اور بستیوں میں گھوم پھر کر لوگوں سے محضر ناموں پر دستخط لئے وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسری طرف نھیا گلی میں دستور کی چکی پیسنے والوں کو متنبہ کیا گیا تھا کہ
>
> "قوم جس قسم کے دستور کا مطالبہ کر رہی ہے۔ وہ یہ ہے اور اسے رد کر دینا یا ٹال دینا اب آپ کے بس میں نہیں رہا ہے۔ اس لئے ایسا نہ ہو کہ آپ کی محنت بھی ضائع جائے اور قوم کی بدگمانی میں بھی اضافہ ہو۔"

(تسنیم ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

یعنی ہم سادہ دل لوگوں سے جن کے خواب میں بھی کبھی نہیں آیا۔ کہ "دستور" ہوتی کیا بلا ہے محضر ناموں پر دستخط کرا رہے ہیں۔ اس لئے سے

> سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
> کہ اس نواح میں میر برہنہ پا بھی ہے

یہ تو مطالبہ مہم کا پہلا مرحلہ تھا۔ اب ذرا دوسرے مرحلے کی شان بھی ملاحظہ ہو فرماتے ہیں سے

> گزشتہ تین چار ہفتوں سے جماعت اسلامی لاہور کے کارکن کوئی ایک بازار منتخب کر کے ایک مقررہ وقت پر وہاں پہونچ جاتے ہیں۔ اور ایک خاص نظم کے مطابق ڈیڑھ دو گھنٹے مظاہرہ کر کے منتشر (Disperse) ہو جاتے ہیں۔

نامہ نگار نے اس کے بعد ایک ڈرامہ نما کارگزاری کی تفصیل بھی پیش کی ہے۔ جس کی یہاں گنجائش نہیں۔ الغرض

> "عوام اس مطالبہ کو اپنے دل کی آواز اور اسے اپنا مطالبہ سمجھ کر نہ صرف یہ کہ اس پر دستخط کرتے بلکہ کارڈ بھی خریدتے وغیرہ وغیرہ"

ہم جناب "ناظر" کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ ان پڑھ عوام کو جانے دیجئے۔ آپ صرف چار لکھے پڑھے ایسے دستخط کنندگان ہم سے ملا دیں۔ جو صرف اتنا اقرار کریں کہ انہوں نے مطالبات کو پڑھ کر اور ان کا مفہوم اچھی طرح سمجھ کر دستخط کئے ہیں۔ اور چار آنے انعام حاصل کریں۔

تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

امانت فنڈ تحریک جدید

"میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق غور کرتا ہوں۔ ان سب میں سے امانت فنڈ تحریک جدید پر میں خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ انکی عقل کو حیرت میں ڈال دینے والے ہیں"

(حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

اس امانت میں روپیہ جمع کراتے وقت دوست امانت تحریک جدید کے الفاظ ضرور لکھا کریں۔ افسر امانت تحریک جدید

شذرات

تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت

ہمارے پاس ایک بہائی شیخ حشمت اللہ صاحب قریشی کا ایک اشتہار پہونچا ہے جس کا عنوان یہ ہے کہ "حضرت بہاء اللہ ہر دلیل سے خدا کے سچے پیغمبر ثابت ہوتے ہیں"

پاکستانی مسلمان شاکی ہوں گے کہ وہ احراری زعما جنہوں نے ایک لمبے عرصہ سے "تحفظ ختم نبوت" کا بیڑہ تنہا اٹھا رکھا ہے۔ وہ کیوں مجرمانہ سکوت اختیار کئے بیٹھے ہیں۔ اور کیوں ایرانی پیغمبر کی مخالفت کا نام نہیں لیتے؟

ہمارے خیال میں "پاسبانان ختم نبوت" کے خلاف اور سب الزامات لگائے جاسکتے ہیں مگر یہ الزام نہیں لگایا جاسکتا کہ انہوں نے بہائیت کی تردید نہ کرکے "تحریک ختم نبوت" کو نقصان پہونچایا ہے۔ کیونکہ اسی اشتہار میں صاف لکھا موجود ہے۔

(۱) حضرت بہاء اللہ کسی گزشتہ نبی کے زیر سایہ کھڑے نہیں ہوئے۔ بلکہ آپ ان کے ہم پلہ اور مستقل نبی ہونے کے مدعی ہیں۔

(۲) آپ نے آنحضرت یا دیگر انبیاء کے کلام پر انحصار نہیں رکھا۔ بلکہ اپنے اوپر نازل ہونے والے کلام کو بطور حقیقی سند پیش کیا ہے۔ اور گزشتہ شریعت کو ایک اور قدم آگے بڑھا دیا ہے۔

اب آپ انصافاً کہیئے کہ جب یہ مدعی حضرت مرزا صاحب کی طرح یہ نہیں کہتا کہ میں رسول اللہ صلعم کا غلام ہوں۔ اور آپ کے ظل اور بروز ہونے کی صورت میں مقام نبوت پر فائز ہوں۔ اور حضور کے لائے ہوئے مکمل ضابطۂ حیات کو دنیا بھر میں رائج کرنا میرا مشن ہے۔ تو پھر احراریوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے سر پھٹول کرتے رہیں، جو قرآن کو منسوخ سمجھتے۔ اور بہاء اللہ کی مستقل نبوت کے قائل ہیں۔

پھر اور دیکھئے اہل بہا کا خود اپنا اعتراف ہے کہ:-

"اہل بہاء دور نبوت کو ختم جانتے ہیں۔ اور امت محمدیہ میں بھی جاری نہیں سمجھتے ہاں خدا کی قدرت کو ختم نہیں جانتے۔ اس لئے اہل بہاء نے کبھی نہیں کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی۔ اور موعود کل ادیان نبی یا رسول ہے۔ بلکہ اس کا ظہور مستقل خدائی کا ظہور ہے"

(رسالہ کوکب ہند جون ۱۹۲۸ء صفحہ ۲۹)

پس جبکہ بہائی لوگ بہاء اللہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کا غلام اور امتی ہی نہیں کہتے۔ بلکہ اسے خاتم النبیین کا خالق قرار دیتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ "مرزائیوں" کو چھوڑ کر بہائیوں کی طرف رخ پھیرا جائے۔

بہرحال احراری لیڈروں نے اپنے عمل سے امت مسلمہ کو یقین دلا دیا ہے کہ وہ تاج وتخت ختم نبوت کی بے حرمتی برداشت نہیں کریں گے۔

باب کی مہدویت

یہی بہائی اپنے دوسرے اشتہار میں باب کو مہدی ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ باب لو کان الایمان الخ والی حدیث کے مطابق دین اسلام کو واپس ثریا سے دنیا میں لے آئے ہیں۔ لہذا آپ سچے مہدی ہیں

قطع نظر اس کے کہ آنے والے مہدی کے متعلق مندرجہ بالا احادیث اور دیگر اخبار یہ بتاتے ہیں۔ کہ وہ قرآن مجید کی حکومت کو از سر نو قائم کریگا اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے جھنڈے کو اکناف عالم میں لہرائے گا۔ مگر باب نے قرآن کو آسمان سے لانے کی بجائے اپنے ہاتھ سے ایک جدید شریعت "البیان" اختراع کرکے اپنے کاذب ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ ہم اس جگہ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ وہ شریعت جس کے قائم کردینے کا دعوے بہائیوں نے کیا ہے۔ اس کی کیا درگت بنی ہے۔

باب نے لکھا۔

"میں نے جو شریعت لکھی ہے اس پر عمل کرنے کا حکم اس وقت ہوگا جبکہ من یظھرہ اللہ (بہاء اللہ) ظاہر ہوگا"

(بہاء اللہ کی تعلیمات صفحہ ۱۷۱)

مگر جب بہاء اللہ نے دعوےٰ کیا تو اس نے البیان پر عمل کرانے کی بجائے الاقدس کے نام سے ایک جدید شریعت اختراع کرلی۔

اور الاقدس کی اشاعت کے متعلق عبدالبہاء نے یہ حکم دیا کہ

"کتاب اقدس اگر طبع شود نشر خواہد شد و در دست اراذل متعصبین خواہد افتاد لہذا جائز نہ"

(رسالہ جواب نامہ جمعیت لدہام صفحہ ۳۷)

ہم شیخ حشمت اللہ صاحب قریشی سے پوچھتے ہیں کہ اگر شریعت حقیقی کا قائم کرنا آنے والے مہدی کا ایک اہم فریضہ ہے۔ تو باب کی لائی ہوئی شریعت قبل از عمل کیوں منسوخ کردی گئی۔ اور اگر البیان کی تعبیر الاقدس کو فرض کرلیا جائے۔ تب بھی بتانا پڑے گا۔ کہ الاقدس کی اشاعت کی بجائے اسکو بہائی اپنے صندوقوں میں کیوں مقفل کئے بیٹھے ہیں۔ اور اسے دنیا کے سامنے پیش کیوں نہیں کرتے ؎

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ستائیس سال پہلے کی آل مسلم پارٹیز کنونشن

آج سے ۲۷ سال قبل مسلم زعما نے آل مسلم پارٹیز کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ سے ایک اسلامی فرقہ کے راہنما اور قائد ہونے کی حیثیت سے درخواست کی۔ کہ وہ اس میں شرکت فرماکر مسلمانوں کی راہنمائی فرمائیں۔

اس درخواست پر حضور نے ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء کو ایک قیمتی مضمون رقم فرمایا۔ جسے نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔ اور اسے اتحاد اسلامی کا سنگ بنیاد قرار دیا گیا۔ چنانچہ آپ نے مسلمانان ہند کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"اسلام کی اس زمانہ میں دو تعریفیں ہیں ایک مذہبی اور ایک سیاسی مذہبی تعریف ہر شخص کے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے تعریف کرے۔ اور اسکے مطابق جسکو چاہے کافر بنائے۔ اور جس کو چاہے مسلمان کسی کا حق نہیں کہ اس پر اس سے ناراض ہو"

دوسری تعریف سیاسی ہے۔ اور یہ تعریف کوئی فرقہ نہیں کرسکتا۔ یہ تعریف اسلام کا لفظاً اور معناً انکار کرنے والے ہوتے ہیں۔

سیاسی طور پر کون مسلمان ہے؟ اس کا جواب نہ دیوبند دے سکتا ہے نہ قادیان نہ فرنگی محل نہ گولڑہ نہ علی پور اس کا جواب صرف ہندو اور عیسائی اور سکھ دے سکتے ہیں"

"اگر ایک جماعت کو دیگر مذاہب کے پیرو مسلمان کہتے اور سمجھتے ہیں۔ تو ایک لاکھ مولویوں کے فتوے بھی اسکو ملت اسلامیہ سے باہر نہیں نکال سکتے"

آخر میں آپ نے دردمند دل سے نصیحت فرمائی۔

اگر وہ اس نکتہ کو نہیں سمجھیں گے تو ان کو ایک ایک کرکے دوسری قومیں کھا جائیں گی۔ اور ان کو ہوش اس وقت آئے گی جب ہوش آنے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا"

خدا کی قدرت ہے کہ ۱۹۲۷ء میں جو "آل مسلم پارٹیز کنونشن" بنائی گئی۔ اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ سے درخواست کی۔ کہ وہ اسلامی فرقہ کے لیڈر کی حیثیت سے ان کے اجلاس میں شرکت فرمائیں۔ مگر ۱۹۵۲ء میں جو کنونشن بنائی گئی ہے۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ آپ کو اور آپ کی جماعت کو **خارج از اسلام قرار دیا جائے۔**

مگر اس حقیقت سے کون انکار کرسکتا ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی ۲۷ سال پیشتر کی نصیحت آج بھی اتنی ہی قیمتی ہے جتنی پہلے قیمتی تھی۔ بلکہ موجودہ حالات میں تو اس کی اہمیت انتہا تک پہنچ چکی ہے۔

مولانا اختر علی کے مجاہدین

مولانا اختر علی نے حافظ آباد میں فرمایا۔

"برصغیر ہندوستان میں تحریک مجاہدین کا مقابلہ کرنے اور مسلمانوں کو سیاسی انحطاط کے عمیق غار میں دھکیل دینے کے لئے انگریز نے مرزا غلام احمد آنجہانی کو آلہ کار بنایا"

(زمیندار ۱۵ ستمبر ۱۹۵۲ء)

سرسید مرحوم اسی تحریک کے متعلق لکھتے ہیں

"غور کرنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں جن لوگوں نے جہاد کا جھنڈا بلند کیا ایسے خراب اور بدرویہ اور بد اطوار تھے کہ بغیر شراب خوری اور تماش بینی اور ناچ اور رنگ دیکھنے کے کچھ وظیفہ ان کا نہ تھا۔ بھلا کیونکر یہ پیشوا اور مقتدا جہاد گنے جاسکتے ہیں"

مولانا اختر علی خاں کا ذوق جہاد کیسے مسلم نہیں۔ مگر قارئین یہ ضرور غور فرمائیں کہ اگر شراب خور تماش بین اور ناچ دیکھنے والے مجاہدین اسلام ہیں تو مولانا اختر علی خاں کا تصور جہاد کیا ہوگا؟

پھر یہ بھی سوچیئے کہ ایسے "جہاد" کے سدباب کے لئے انگریز کو کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ وہ کسی کو اپنا آلہ کار بناتا پھرے کیا انگریز کا سر پھرا تھا۔ کہ جو کام مولانا اختر علی اور ان کے ہمنوا کر رہے تھے۔ اسی کے کرنے میں وہ لگ جاتا۔

پاکستان کے مولویوں کا "کاروبار کافرگری"

رسالہ "نگار" لکھنؤ ---- کا ---- ایک مفروضہ

یہ مضمون رسالہ نگار لکھنؤ میں مندرجہ ذیل عنوانات کے ساتھ شائع ہوا ہے جو اس کے بعض حصوں سے ہمیں اتفاق نہ ہو لیکن پاکستان میں "کاروبار کافرگری" کے انجام کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ یقیناً قابل غور ہے ؎

ایک سیاح کی ڈائری کے چند اوراق

(جو آئندہ کسی وقت بھی شائع ہو سکتے ہیں)

۱۹۵۲ء اور اس کے بعد

ایشیا کی سیاحت کا شوق مجھے ہمیشہ دامنگیر رہا ہے اور اس لئے جب میں نے اول اول سرزمین سندھ میں قدم رکھا تو اپنے اندر ایک خاص جذبہ مسرت محسوس کیا۔

اس وقت سندھ کا علاقہ ایک نوزائیدہ سلطنت "پاکستان" --- میں شامل ہے اور اسی سرزمین کی ایک مشہور بندرگاہ "کراچی" میں سب سے پہلے میں نے قدم رکھا --- یہ بڑا خوبصورت شہر ہے اور حکومت پاکستان کی سب سے بڑی تجارتی منڈی --- قیام پاکستان سے قبل یہاں کی آبادی تین لاکھ سے زیادہ نہ تھی۔ لیکن اب وہ تیرہ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ جس میں تقریباً نصف حصہ ان مہاجرین کا ہے۔ جو ہندوستان چھوڑ کر یہاں آباد ہو گئے ہیں۔

پاکستان کا قیام دراصل ایک مذہبی رومان ہے۔ جس نے بعد کو سیاسی انقلاب کی شکل اختیار کر لی۔ اور کافی خونریزی کے باوجود پاکستان کو کامل پانچ سال تک یہ موقع نہ دیا کہ وہ اس سودے کو گراں سمجھے یا ارزاں!۔

جس وقت میں نے سرزمین پاکستان میں قدم رکھا وہ دنیا کی سب سے بڑی مسلم حکومت تھی لیکن آپ یہ سنکر حیرت کریں گے کہ میرے دوران قیام میں دو سال کے اندر ہی وہ "غیر مسلم جمہوریت" میں تبدیل ہو گئی!

یہ داستان بہت پُرلطف ہے۔ اس لئے میں اسے زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ پاکستان اور مسلم حکومت دونوں کا تصور ایک ہی ساتھ پیدا ہوا تھا۔ اسلئے انقلاب کی ابتدائی منزل گذرنے کے بعد جب یہاں تشکیل "دستور" کا سوال سامنے آیا تو مذہبی علماء نے (جن میں ہندوستان کے چند وہ علماء بھی شامل تھے جو پاکستان کو بہترین "چراگاہ" سمجھ کر یہاں بھاگ آئے تھے) سوچا کہ حکومت پر چھا جاویں، دنیا میں عزوجاہ حاصل کرنے اور پاکستان کی دولت پر قابض ہو جانے کا وقت اگر کوئی ہو سکتا ہے تو یہی ہے اور اس لئے انہوں نے کانسٹی ٹیوشن بننے سے قبل ہی یہ سوال اٹھایا کہ "دستور کی تشکیل سے قبل یہ فیصلہ ہو جانا ضروری ہے کہ مسلمان کی تعریف کیا ہے اور کس آبادی کو صحیح معنے میں مسلم آبادی کہا جا سکتا ہے"

ظاہر ہے کہ حکومت کے لئے یہ فیصلہ دشوار تھا۔ اور تصور میں بھی یہ بات نہ آسکتی تھی کہ کسی وقت یہ سوال پاکستان میں اٹھ سکتا ہے۔ وہ اب تک یہی سمجھ رہی تھی کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور مسلم کمیونٹی کا فرد قرار دیتا ہے مسلم ہے۔ اور اگر بعض جماعتوں کے اندر بعض فروعی مسائل میں اختلاف پایا بھی جاتا ہے۔ تو وہ ایسا نہیں جس کے پیش نظر کسی جماعت کو اسلام سے خارج کر دیا جائے علاوہ اس کے چونکہ یہ سوال خالص مذہبی حیثیت رکھتا تھا۔ اس لئے یوں بھی پاکستان کے ارباب حکومت کو کوئی حق نہ پہنچتا تھا۔ کہ وہ اس باب میں کوئی فتوے صادر کر سکیں۔ لیکن چونکہ غلطی سے پاکستان کی سیاسی بنیاد ہی مذہب پر قائم ہوئی تھی اور مذہب سے ہٹ کر وہ کوئی قوت ایسی نہ رکھتی تھی کہ اس خطرناک ذہنیت کو دبا سکتی۔ اس لئے مولویوں کا رجحان جو یکسر ذاتی اغراض پر مبنی تھا۔ رفتہ رفتہ قوی ہوتا گیا۔ اور اس سلسلہ میں سب سے پہلا عملی قدم یہ اٹھایا گیا کہ احمدی جماعت کو جو رسول اللہ پر سلسلہ نبوت ختم ہونے کی قائل نہیں ہے (؟) اسلام سے خارج کر دیا گیا اور اسے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ حکومت سے کیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد یہ سب سے بڑا اور پہلا اندرونی خطرہ تھا جس سے حکومت کو دوچار ہونا پڑا اور وہ اپنی کمزوری کی وجہ سے اس کا سد باب نہ کر سکی۔ اس پہلی کامیابی کے بعد علماء پاکستان کے حوصلے زیادہ بلند ہوئے اور انہوں نے سوچا کہ محض احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے تو مقصد پورا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس جماعت کے دو ہی چار افراد ایسے ہیں جو کلیدی مناصب پر فائز ہیں اور اگر ان کو ہٹا کر ان مناصب کو حاصل کر لیا جائے۔ تو بھی اصل مقصود پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے اب ان کی نگاہ شیعی جماعت کی طرف گئی جو احمدیوں سے زیادہ صاحب اقتدار تھی۔ اور اس کے بہت سے افراد ممتاز عہدوں پر مامور تھے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد ایک دوسرا کنونشن طلب کیا اور اس میں یہ سوال اٹھایا کہ کیا وہ جماعت جو خلفاء ثلاثہ کو غاصب و منافق قرار دیتی ہے اور ان پر سب و شتم جزو ایمان سمجھتی ہے مسلم کہلائی جا سکتی ہے اور کیا اس کا عقیدہ کہ خلیفہ اول رضؓ رسول اللہؐ کے صحیح جانشین نہ تھے نص قطعی کا انکار نہیں۔ جس میں صاف طور پر خلیفہ اول رضؓ کو رسول اللہؐ کا "یارِ غار" ظاہر کیا گیا ہے کیا نص قطعی کا منکر کسی حیثیت سے مسلم قرار دیا جا سکتا ہے؟ --- ظاہر ہے کہ اس منطق کا جواب بھی حکومت کے پاس کوئی نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے شیعی جماعت کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

اس کے بعد انہوں نے تقلید و عدم کا سوال اٹھا کر تیسرا کنونشن اور طلب کیا اور ان لوگوں کو بھی اسلام سے خارج کر دیا۔ جنہیں وہ وہابی کہتے تھے۔ اس کے بعد مولویوں نے جو اپنے اپنے اغراض کے تحت مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ اپنا اپنا "ادارۂ کافرگری" علیحدہ قائم کر لیا۔ ایک گروہ نے تمام ان مسلمانوں کو جو اس کے امیر کو اپنا امیر تسلیم نہ کریں۔ دوسرے گروہ نے ان تمام مسلموں کو جو ان کی جمعیتہ کے صدر کو اپنا مذہبی پیشوا نہ قرار دیں غیر مسلم قرار دیدیا ظاہر ہے کہ اس موقعہ سے واعظ پیشہ میلاد خوان قسم کے مولوی کیوں نہ فائدہ اٹھاتے چنانچہ انہوں نے بھی اعلان کر دیا کہ:۔

۱۔ تمام وہ خوش حال جو حج کی استطاعت رکھنے کے باوجود حج بدل کی خدمت مولویوں کے سپرد نہیں کرتے۔

۲۔ قوم کے وہ جملہ افراد جو صاحب نصاب ہونیکے باوجود زکوٰۃ کی رقم مولویوں کے قائم کئے ہوئے یتیم خانوں میں داخل نہیں کرتے (جن میں سب سے زیادہ قابل رحم یتیم خود مولوی ہی ہوا کرتے ہیں)

۳۔ وہ تمام مسلمان جو ترک صوم و صلوٰۃ اور دیگر معاصی صغیرہ و کبیرہ کا کفارہ ادا کرنے کیلئے مولویوں کی خدمت میں قیمتی تحائف پیش نہیں کرتے

۴۔ وہ جملہ افراد جو نکاح و خلع، بیع و شریٰ کے مسائل میں حسب مراد فتویٰ حاصل کرنے کیلئے معقول نذرانہ نہیں دیتے۔

(۵) وہ تمام مسلمان جو محافل میلاد و ذکر رسول کی تقریبات میں ذاکروں کی پوری فیس ادا کرنے سے گریز کرتے ہیں، سب کے سب غیر مسلم ہیں --- اور --- آخر کار یہ "کاروبار کافرگری" اتنا بڑھا کہ جب تشکیل دستور کے وقت اکثریت و اقلیت کا سوال حکومت کے سامنے آیا۔ تو وہ اعداد و شمار کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کیونکہ پاکستان کی ۸ کروڑ آبادی میں سے تقریباً ساڑھے سات کروڑ انسان غیر مسلم قرار دیئے جا چکے تھے۔ اور خالص مسلمانوں کی تعداد ۵۰ لاکھ سے زیادہ نہ رہ گئی تھی۔

ہو سکتا ہے کہ حکومت پھر بھی خاموش رہتی اور کابینہ کے مباحث میں اس مسئلہ کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا۔ لیکن نامسلموں کی اتنی بڑی اکثریت کیونکر خاموش رہ سکتی تھی۔ انہوں نے بھی اپنا ایک کنونشن طلب کیا۔ اور اس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ

"چونکہ حکومت پاکستان میں اب مسلمانوں کی اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی ہے اس لئے پاکستان کو چاہیئے "غیر مسلم جمہوری حکومت" ہونے کا اعلان کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر اس کے بعد بھی وہ اپنی "مسلم جمہوریت" کی حیثیت قائم رکھنا چاہتی ہے۔ تو پھر اسے ہمارے اس فیصلہ سے اتفاق کرنا چاہیئے۔ کہ جس طرح مولویوں نے ہمیں اسلام سے خارج کیا تھا۔ اسی طرح آج ہم مولویوں کو اسلام سے خارج کر کے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہیں"

اس کے ساتھ حکومت سے اس کنونشن نے یہ مطالبہ بھی کیا۔ کہ "مولوی جماعت کے ان تمام افراد کو جنہیں ہم نے غیر مسلم قرار دیدیا ہے۔ سندھ یا بلوچستان کے کسی ریگستانی علاقہ میں منتقل کر دیا جائے۔ تاکہ وہاں وہ کروہ خود اپنی محنت سے روزی کمانا سیکھیں اور اپنی کالونی سے باہر جانا ان کے لئے قطعاً ممنوع قرار دیا۔ تاکہ یہ خود کشہ کرکے دوسروں کی محنت و دولت سے ناجائز فائدہ اٹھانے والی نسل انسانی زیادہ پھیلنے نہ پائے۔ اور پاکستان آئندہ ان کے خطرہ سے محفوظ رہے"

اس کنونشن کے بعد میں تو چلا آیا۔ اور خبر نہیں۔ کہ حکومت پاکستان نے اس مطالبہ کا کیا جواب دیا۔ لیکن یہ ضرور سننے میں آیا کہ کچھ دن بعد کوئٹہ میں سخت زلزلہ آیا۔ اور وہاں کی ایک بہت بڑی کالونی زمین کے اندر دھنس گئی"۔ (نگار ستمبر ۱۹۵۲ء)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۲ء کی شب کو مجھے پہلی لڑکی عطا فرمائی۔ نومولودہ حضرت بابو وزیر محمد صاحب مرحوم کی نواسی اور مرزا محمد اسمٰعیل صاحب بھاٹی گیٹ لاہور کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اسے نیک خادمہ دین اور درازی عمر عطا فرمائے۔ دعاگو محمد احمد ناظم مالی خدام الاحمدیہ [illegible] بھاٹی گیٹ لاہور

نئے اسلامی سال کا آغاز۔ ایک قابل غور امر

(از عبد الکریم خانصاحب کاٹھ گڑھی جامعۃ المبشرین ربوہ)

ذی الحجہ کا مبارک ماہ ختم ہوگیا اور نئے اسلامی سال کا آغاز ہوچکا ہے گویا چودھویں صدی کے پورے ۷۱ برس ختم ہوگئے اور چودھویں صدی بہترویں سال میں داخل ہوگئی۔

یہ چودھویں صدی جس میں سے ہم گذر رہے ہیں بہت بڑی اہمیت اور شان اپنے اندر رکھتی ہے۔ کیونکہ سیدنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا ہے کہ اس میری امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر خدا تعالےٰ مجددین کو بھیجتا رہے گا چنانچہ حدیث شریف کے وہ مبارک الفاظ یہ ہیں

اِنَّ اللّٰہَ یبعث لھٰذہ الامّۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدّد لھا دینھا (ابوداؤد جلد ۲)

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس امّت کے لئے ہر صدی کے سر پہ ایک مجدّد مبعوث فرمایا کرے گا جو آکر اس کے دین اسلام کی تجدید کیا کرے گا۔ چنانچہ اس فرمان نبویؐ کے عین مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر صدی کے سر پہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجدد دین آتے رہے اور جہاں تک ہوسکا امت کی اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتے رہے اور امت کی ترقی و بہبودی کے لئے کوشاں رہے۔

جس طرح تیرہ صدیاں اللہ تعالےٰ کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی آئی ہے اسی طرح ضروری تھا کہ خدا تعالےٰ اپنے اس نبی علیہ السلام کی پیشگوئی کے موافق اس چودھویں صدی کے سر پہ بھی (جس کے ۷۱ برس گذر رہے ہیں) کسی مجدد کو امت محمدیہ کی اصلاح اور دین اسلام کی دوبارہ آبیاری کے واسطے مجدد بنا کر بھیجتا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس صدی کے سر پہ اس منصب عظیم کے لئے منتخب فرمایا اور مجددیت سے سرفراز فرمایا۔ آپ عین صدی کے سر پہ مبعوث ہوئے اور آپ نے جہاں امت مسلمہ کی اصلاح کا فریضہ سر انجام دیا وہاں دین اسلام کی حقیقی صحیح اور اعلیٰ و شفاف صورت کو دنیا کے سامنے پیش کر کے اس کی خوب اشاعت فرمائی۔ آپ نے ثابت کر دکھایا کہ یقیناً اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اگر دنیا میں صلح و آشتی۔ امن و امان۔ سکون و اطمینان قائم کیا جاسکتا ہے تو صرف اسی ایک دین سے جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ اس کے علاوہ سب مذاہب اب خشک اور بے برگ و بار ہیں۔ وہ اس قابل نہیں رہے کہ ان سے روحانی پھل حاصل کئے جاسکیں۔ یہ چیزیں اگر مل سکتی ہیں تو صرف اسلام جیسے عظیم الشان اور عالمگیر مذہب کے ساتھ وابستگی سے مل سکتی ہیں۔

مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت پر جہاں بہت سی سعید روحوں نے آپ کی آواز پہ لبیک کہا اور اسلام کی اشاعت اور اس کو سر بلند کرنے کے لئے آپ کا ساتھ دیا وہاں بہت سے ایسے بھی تھے جنہوں نے آپ کی تکذیب کی۔ اور اس وجہ سے اس مائدہ آسمانی سے وہ محروم رہے اور اب تک محروم رہی ہیں۔

ان لوگوں کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام "رسولاً الیٰ بنی اسرائیل" عین اس جسم عنصری کے ساتھ اس دنیا میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے تشریف لائیں گے اور آکر اسلام کی تجدید کریں گے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خاں صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ میں تیرہ صدیوں کی مجددین کی فہرست دینے کے بعد چودھویں صدی کے مجدد کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"بر سر مائۃ چہاردھم کہ دہ سال کامل آنرا باقی است اگر ظہور مہدی علیہ السلام و نزول عیسےٰ صورت گرفت پس ایشاں مجدد و مجتہد باشند"

کہ چودھویں صدی کے سر پہ جس کو ابھی پورے دس سال باقی رہتے ہیں اگر مہدی اور مسیح ظاہر ہوگئے تو وہ چودھویں صدی کے مجدد ہوں گے۔

اسی طرح لکھتے ہیں:۔

"پس تواں گفت کہ دریں دہ سال کہ از مائۃ ثالث عشر باقی است ظہور کنند یا بر سر صد چہار دہم" (دیکھیں حجج الکرامہ صہ ۱۳۹ بحوالہ احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک عہ ۴۳۶)

کہ یا تو ان دس سالوں میں جو تیرھویں صدی کے باقی رہتے ہیں مجدد چودھویں صدی کا ظہور ہو جائے گا۔ یا پھر عین چودھویں صدی کے سر پہ ہی۔

اور حق بات یہی ہے کہ حدیث کے الفاظ کے لحاظ سے بھی اس صدی کے مجدد کیلئے ضروری تھا کہ وہ عین صدی کے سر پہ ظاہر ہوتا۔ مگر یہ سوال کہ وہ مجدد کون ہوسکتا تھا مسیح ابن مریم علیہ السلام یا کوئی اور۔ مسیح ناصری علیہ السلام تو نہیں آسکتے تھے۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ متواترہ واضح طور پہ اس کا اعلان کر رہی ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم وفات پا چکے ہیں۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ وہی اس زمانہ میں مجدد ہو کر آجاتے۔ اور اب تو خدا تعالےٰ کے فضل سے واقعات نے بھی اس چیز کی تائید کی ہے کہ قرآن کریم اور احادیث سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح ناصری علیہ السلام زندہ بجسدہ العنصری اس وقت تک آسمان پہ بیٹھے ہیں اور وہی امت محمدیہ کی اصلاح اور دین اسلام کی تجدید کے لئے آئیں گے۔ بلکہ زمانہ نے یہ امر عین روشن کر دیا کہ وہ عیسےٰ ابن مریمؑ تو واقعہ میں فوت ہوچکا ہے۔ کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتا تو ضرور "بر سر مائۃ چہاردھم" مبعوث کیا جاتا۔ مگر چونکہ ایسا نہیں ہوا معلوم ہوا کہ وہ زندہ بجسدہ العنصری نہیں ہے اور جیسے آنے کی خبر ہو جو ہر اس سے مراد اس کا بروز تھا نہ کہ عین وہی۔ ورنہ وقت مقررہ پہ اسے آنے میں کیا روک تھی۔ کیا خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو جھٹلا سکتا ہے یا مشتبہ قرار دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ جس طرح آپؐ نے فرمایا ضروری ہے کہ اسی طرح پورا ہو۔

نواب صاحب بھوپال کا نظریہ تو میں نے اوپر بیان کر دیا ہے۔ بعض غیر احمدی علماء جب ان کا مزعوم امام اور مجدد صدی کے سر پہ نہ آیا تو کہنے لگ گئے کہ ضروری نہیں کہ مجدد عین صدی کے سر پہ شروع میں ظاہر ہو۔ بلکہ ہوسکتا ہے کچھ سال گذرنے کے بعد یا صدی کے وسط میں ہی نازل ہو جائے۔ مگر نہ صرف صدی کا سر ہی گذر گیا بلکہ وسط بھی گذر گیا ہے اور اب تو اس کا آخری حصہ بھی ختم ہونے کو ہے مگر وہ مجدد جس کے ہمارے علماء منتظر ہیں نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔

بھائیو! حق یہی ہے کہ حدیث شریف کے عین مطابق ضروری تھا کہ خدا تعالےٰ اس مجدد کو بھیجتا اور وہ آنے والا عین صدی کے سر پہ ظاہر ہوتا۔ پس وہ آیا اور اس نے بجانگ دہل خدا تعالےٰ سے تائید پا کر کہا ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

سو اے بھائیو! اس زمانہ کے مامور اور اس صدی کے مجدد کے متعلق غور کرو اور تحقیق کرو۔ اب میں پھر نئے اسلامی سال کے آغاز پہ آپ کی خدمت میں آپ کی خیر خواہی کے پیش نظر یہ درخواست کرتا ہوں کہ غور کرو اور خوب غور کرو وقت تیزی سے گذر رہا ہے۔ دن کے بعد دن ماہ کے بعد ماہ اور سال کے بعد سال جلدی سے گذر رہا ہے۔ یہ دنیا ہمیشہ کی نہیں۔ یہ تو فانی اور ناپائیدار ہے۔ موت ہر وقت سامنے کھڑی ہے۔ اگر ایک آج مرتا ہے تو دوسرا کل کوچ کر جائے گا۔ سو اس وقت کے آنے سے قبل خوب غور کرو کہ چودھویں صدی کا مجدد عین سیدنا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق بالکل صدی کے سر پہ مبعوث ہوا۔

بھائیو! یاد رکھو یہ اکہتر ۷۱ برس جس طرح گذر گئے ہیں اسی طرح باقی بھی گذر جائیں گے۔ جس نے آنا تھا وہ تو آگیا۔ مگر وہ جس کے تم منتظر ہو جس کے لانے کے تم در پے ہو اس کی انتظار چھوڑ دو۔ کیونکہ حق یہی ہے کہ اس کی انتظار کا وقت اب ختم ہوگیا اب اس کے آنے کا وقت نہیں۔ میں نے آپ کے سامنے اس امور کی صداقت کی کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ اس لئے کہ واقعات سب سے بڑی دلیل ہوا کرتے ہیں ع آفتاب آمد دلیل آفتاب

زمانہ قاصد ہے وہ ہر لمحہ اور ہر گھڑی یہ منادی کر رہا ہے ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

تبدیلی عہدہ داران

(۱) سیکرٹری تبلیغ پسرور ضلع سیالکوٹ
ابو المبارک مولوی محمد عبد اللہ صاحب کی بجائے شیخ عبد الغنی صاحب۔

(۲) سیکرٹری تبلیغ پتوکی ضلع لاہور۔
بابو محمد ذکاء اللہ خانصاحب کی بجائے چودھری اللہ دتا صاحب۔
سیکرٹری تعلیم و تربیت:۔ بابو ذکاء اللہ خانصاحب۔

ناظر اعلیٰ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ ضلع سیالکوٹ کیلئے ایک ضروری اعلان

امراء صاحبان ضلع سیالکوٹ۔ پریذیڈنٹ صاحبان سیکرٹری مال سیکرٹری تبلیغ صاحبان جملہ جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء بروز اتوار بوقت ۹ بجے صبح جامعہ احمدیہ شہر سیالکوٹ میں ہوگا۔ ان عہدہ داران کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مہربانی کر کے ضرور اجلاس میں شامل ہوں۔ مکرم ڈسٹل امیر صاحب صوبہ پنجاب اور جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بھی شمولیت فرمائیں گے۔

خاکسار قاسم الدین امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

درخواست دعا

میرا ماموں زاد بھائی عزیز ناصر احمد ایک ماہ سے بیمار ہے۔ نیز ولی محمد صاحب بھٹی آف پنڈی چیری بیمار ہیں احباب ہر دو کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

عبد الغفور زاہد تعلیم الاسلام کالج لاہور

منظوری انتخاب عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی منظوری تا اپریل ۱۹۵۳ء دی جاتی ہے۔
جملہ احباب جماعت نوٹ فرمالیں۔ ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان،

چک $\frac{19}{W-B}$ کسمہ و چک $\frac{21}{23}$
تحصیل وہاڑی ملتان

پریذیڈنٹ :- محمد ابراہیم صاحب
سیکرٹری مال :- فیروز الدین صاحب۔
سیکرٹری امور عامہ - محمد اکبر صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت :- ملک صاحب
سیکرٹری دعوت و تبلیغ } لال محمد خوشدل صاحب
سیکرٹری تحریک جدید }
سیکرٹری امور خارجہ :- محمد دین صاحب

چھور چک ۱۱/۷ ضلع شیخوپورہ

پریذیڈنٹ :- ڈاکٹر غلام قادر صاحب
سیکرٹری مال :- ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد
سیکرٹری تبلیغ - چوہدری مسعود احمد صاحب

بشیر آباد اسٹیٹ
ضلع حیدرآباد سندھ

پریذیڈنٹ :- محمد موسیٰ صاحب
آڈیٹر :- چوہدری پیر محمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ :- ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب

ظفر آباد اسٹیٹ
ضلع حیدرآباد سندھ

پریذیڈنٹ :- }
سیکرٹری تبلیغ - } چوہدری محمد انور صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت }
وائس پریذیڈنٹ }
سیکرٹری امور عامہ } چوہدری غلام قادر صاحب
آڈیٹر }
سیکرٹری مال :- چوہدری فتح محمد صاحب

نوکوٹ - تھرپارکر سندھ

پریذیڈنٹ :- حکیم مولوی محمد ملک صاحب
آڈیٹر - سیکرٹری تبلیغ } کلیم بابا اللہ دتا صاحب
و سیکرٹری تعلیم و تربیت }

سلہریاں۔ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

پریذیڈنٹ :- چوہدری غلام رسول صاحب
سیکرٹری مال - چوہدری نفیر اللہ صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ - حکیم سردار احمد صاحب

چک $\frac{81}{ج ب}$ براستہ بھاگٹ نوالہ
ضلع سرگودھا

پریذیڈنٹ :- } چوہدری حاجی فضل داد صاحب
امین :- }
محاسب :- چوہدری سلطان احمد صاحب
سیکرٹری مال :- چوہدری فضل الرحمٰن صاحب

دعائے نعم البدل

برادرم ملک عبدالرحیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانپور کی چھوٹی بچی بعمر سات ماہ چند دن بیمار رہ کر وفات پاگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے نعم البدل اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

خاکسار :- چوہدری فضل الدین ننگلی دوکان نمبر ۱۲۶
صدر بازار خانپور ریاست بہاولپور

سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا
نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے" وسلم یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور اکابر ہمدیوں کا پتہ روانہ فرمائیے ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

داڑھی شعار اسلامی ہے

(از محمد اشرف صاحب گجراتی)

بعض احباب جماعت کی طرف سے وقتاً فوقتاً یہ شکایت موصول ہوتی رہتی ہے کہ احمدی نوجوان شعار اسلامی خصوصاً داڑھی کی طرف کما حقہ، توجہ نہیں کرتے اور اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ میرے خیال میں احمدی نوجوانوں کو بار بار اس امر کی طرف توجہ دلانا ایک تکلیف دہ اور رنجدہ امر ہے۔ کیونکہ وہ جماعت جو دنیا کو بھولا ہوا دین سکھانے کی دعویدار ہو۔ اگر اس کا اپنا عمل یہ ہو کہ وہ شعار اسلامی کی پابندی نہ کرے تو یہ موجب شرم ہے۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض نوجوان اپنی بے علمی کی وجہ سے اس غلطی کے مرتکب ہو رہے ہوں یا اس کی تاویل کر لیتے ہوں۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ان کے سامنے اس مسئلہ کے متعلق شرعی نقطۂ نگاہ پیش کیا جائے۔ تاکہ وہ اپنی سستی اور تساہل کو دور کر دیں۔

یہ تو آپ سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم گویا خدا ہی کا حکم ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ ما آتکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (الحشر) یعنی یہ رسول تم کو جو حکم دے تم اسے مانو اور جس چیز سے تم کو منع کرے اس سے باز رہو۔ اس قرآنی آیت کے بموجب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا صاف اور واضح حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں قصوا الشوارب واعفوا اللحیٰ (ترمذی ابواب الاستیذان والآداب) کہ اے مسلمانو اور مومنو مونچھیں باریک کرو اور داڑھی چھوڑ دو۔ یعنی تمہاری مونچھیں کتری ہوئی ہوں اور داڑھی موجود ہونی چاہیئے۔ نبی کریمؐ نے اس پر خود عمل کر کے دکھایا چنانچہ اکثر احادیث میں آیا ہے کہ آپؐ داڑھی رکھتے تھے اور اس کو ترشواتے بھی تھے۔ پھر تمام خلفاء، صحابہ صلحاء، اولیائے کرام اور بزرگان قوم نے اپنے عمل و فعل سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کے اس حکم و ارشاد کی پیروی کی۔

وہ لوگ یہ جو کہتے ہیں کہ داڑھی سے چہرہ کی زینت اور حسن جاتا رہتا ہے یہ غلط ہے اگر داڑھی کو چہرہ کی وضع اور بناوٹ کے مناسب حال رکھا جائے تو یہ داڑھی حسن کو دوچند کرنے والا ہے۔ آپ ذرا ان لوگوں سے پوچھیں جن کی داڑھی قدرتی طور پر بالکل نہ نکلے جسے کھودا کہا جاتا ہے۔ وہ بیچارا ڈاکٹروں اور حکیموں کے ہاں مارا مارا پھرتا ہے اور یہی کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس کی داڑھی نکل آئے۔ حالانکہ اسے تو خوش ہونا چاہیئے کہ میرے چہرہ کا حسن اور زیبائش خدا نے اپنے ہاں سے قائم کر دیا ہے۔ پس خواہ فیشن پرست اس کا انکار ہی کریں لیکن اس کی موجودگی زیبائش اور زینت کا ہی باعث ہے۔ پھر قدرت نے مرد اور عورت میں داڑھی کا وجود ایک بین تمیز کیلئے رکھا ہے داڑھی سے مرد کا رعب بھی قائم رہتا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من تشبّہ بقوم فھو منھم یعنی جس نے اپنی ظاہری حالت ایک قوم کی مانند کر لی تو سمجھو کہ وہ انہی میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ آدمی المرء مع من احب کے مطابق نقل اس کی اتارتا ہے جس کی محبت اور عظمت اس کے دل میں قائم ہو تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دعویٰ تو کرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور شکل رکھے یہود و نصاریٰ کی مانند جو اسلام کے شدید دشمن ہیں۔

پس جو احمدی بھی اس عادت میں مبتلا ہے اس کو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ نصیحت یاد دلاتا ہوں۔

ولا تحسبن ذنباً صغیراً کھین فان یداد اللمم احدی الکبائر

کہ اے مخاطب تو چھوٹی بدی کو بھی حقیر نہ سمجھ۔ کیونکہ بدی تو خواہ چھوٹی ہو مگر اس سے جو انس ہوتا ہے اور بار بار کرنے سے اس کی رغبت اور محبت جو دل میں بیٹھ جاتی ہے یہ خود ایک کبیرہ گناہ ہے۔

دعا ہے کہ خداوند کریم تمام احمدی نوجوانوں کو شعار اسلامی کی عظمت اور رفعت اور ان کی شان کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ تا اسلامی تمدن اور تہذیب دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک اور قوم کو منور کر دے۔ آمین!

آسٹریلیا کے ایک سنسان جزیرے میں برطانیہ کے ایٹم بم کا تجربہ!

سڈنی ۳ اکتوبر۔ آج علی الصبح جزیرے مونٹے بیلو میں برطانوی ایٹم بم کا تجربہ کیا گیا۔ جو بے حد کامیاب رہا۔ دھماکے کے فوراً بعد سورج کی سی چندھیا دینے والی روشنی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد ایک میل کے علاقے میں دھوئیں اور بھاپ کا ایک میل چوڑا بادل اٹھا جو چار منٹ کے اندر اندر ۱۲ ہزار فٹ بلند ہو گیا۔ مبصرین کا بیان ہے کہ برطانیہ کا یہ ہتھیار اتنا ہلاکت خیز اور تباہ کن ہے۔ کہ آج تک امریکہ اور روس نے بھی ایسا ہتھیار ایجاد نہیں کیا۔ اس کی طاقت کا اندازہ صرف اس امر سے بخوبی لگ سکتا ہے۔ کہ ۵۰ میل دور واقع ایک شہر میں زلزلہ آ گیا۔ اور اس کے متعدد دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔

مصر مغربی لباس اختیار کرے گا

قاہرہ ۳ اکتوبر:۔ حکومت نے قومی لباس کے بارے میں جو کمیٹی قائم کی تھی اس نے سفارش کی ہے کہ سب مصری مردوں کو مغربی لباس پہننا چاہیئے۔ تاکہ مصر مغربی تمدن کے سانچے میں ڈھل سکے۔

کل پاکستان مسلم لیگ کونسل

لاہور ۳ اکتوبر:۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ کل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے اجلاس ڈھاکہ میں شامل ہونے والے ۱۰۰ کے قریب پنجابی نمائندے ۹ اکتوبر کو خاص طیاروں کے ذریعہ عازم ڈھاکہ ہونگے

نسلی امتیازات ختم کر دیئے جائیں

نیویارک ۳ اکتوبر:۔ نسلی امتیازات ختم کرنے کے متعلق یو۔ این۔ او کے سب کمیشن نے ایران کی قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس میں دنیا بھر کے ملکوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ نسلی امتیازات ختم کر دیں اور اپنے قوانین پر نظر ثانی کریں۔ تاکہ نسلی امتیازات ختم ہو جائیں۔ اس قرارداد میں عام ملکوں سے یہ بھی اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ اقلیتوں کی حفاظت کے لئے موثر قوانین بنائیں:۔

درخواست دعا

(از صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

جیسا کہ الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت سے احباب کو یہ علم ہو گیا ہوگا۔ کہ خاکسار کے بڑے لڑکے عزیز مبشر احمد کے بازو کی ہڈی بری طرح ٹوٹ گئی تھی۔ اور عزیز ہسپتال میں بغرض علاج داخل ہے۔ چونکہ ہڈی کے ٹوٹنے کے بعد سوجن بیحد ہو گئی تھی۔ اور جلد کی Gangrene ہو کر جلد مردہ ہو کر آبلے پیدا ہو گئے تھے۔ لہذا ہڈی کو اصلی جگہ پر ابھی تک نہیں کیا جا سکا۔ اور جب تک سوجن وغیرہ دور نہ ہو جائے ہڈی ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اور جوں جوں دیر ہو رہی ہے۔ کہنی کے جوڑ کے بیکار ہونے کا خطرہ ہے۔ اس وجہ سے ڈاکٹر جوڑ کے کارآمد ہونے پر پر امید نہیں۔ لہذا احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور عزیز کا جوڑ اپنی اصلی کارآمد حالت پر آ جائے۔ آمین ثم آمین

مخالف سیاسی جماعتیں غدار نہیں

ایبٹ آباد ۳ اکتوبر:۔ میونسپل بورڈ اور ضلع مسلم لیگ کی طرف سے گورنر جنرل غلام محمد کے اعزاز میں ایک گارڈن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ خطبہ کا جواب دیتے ہوئے گورنر جنرل نے اس روش کی مذمت کی کہ مخالف سیاسی جماعتوں کو ملک کا دشمن ٹھہرایا جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ملک کے استحکام اور جمہوریت کے فروغ کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوسری سیاسی جماعتوں کو بھی برسر اقتدار جماعت کے برابر سمجھا جائے۔ گورنر جنرل نے ان فقروں پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ جو ان کی ذاتی تعریف میں استعمال ہوتے تھے۔

مشرق وسطیٰ کے مستقبل کا اندازہ لگانا محال ہے

لندن ۴ اکتوبر:۔ جریدہ "دی ورلڈ ٹوڈے" نے مشرق وسطیٰ میں انقلاب کے عنوان کے ماتحت ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں لبنان کے تازہ حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ اصلاحات نافذ کرنے والے جن سیاستدانوں کو اس وقت مقبولیت حاصل ہے۔ جو برسر اقتدار آ رہے ہیں۔ کیا وہ مستقل طور پر اپنے مخالفین کی قوت کو ختم کر سکیں گے؟ مقالہ میں لکھا ہے کہ مصر میں فوجی انقلاب سے قبل عراق کے عام انتخابات کے لئے اکتوبر کی ابتدائی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں۔ اور توقع نہیں تھی۔ کہ اس ملک میں پارلیمنٹ کی نمائندگی کے قدامت پسند عناصر میں کوئی تبدیلی واقع ہو۔ مگر نچلے طبقے کا انقلاب مشرق وسطیٰ میں اس قدر گڑبڑ پیدا کر رہا ہے۔ کہ مستقبل کے متعلق کچھ کہنا محال ہے۔ (اسٹار)

حکومت سندھ کی طرف سے مہاجرین کی امداد

حیدرآباد سندھ ۴ اکتوبر:۔ گذشتہ جولائی میں تقریباً ۴۰ مہاجر خاندانوں کی جھونپڑیاں بارش کی وجہ سے بہہ گئی تھیں۔ اب مقامی حکام انہیں نئی جھونپڑیاں تعمیر کرنے کے لئے ضروری سامان مہیا کر رہے ہیں توقع ہے کہ عنقریب ۵۰ مزید مہاجر خاندانوں کو اس قسم کی امداد بہم پہنچائی جائے گی۔

یہ امداد ۱۰۰۰۰ روپے کی اس رقم میں سے دی جا رہی ہے۔ جو حکومت سندھ نے بارش زدہ مہاجرین کے لئے منظور کی ہے۔

ایٹم بم سے دشمن کو ہلاک کرنے کے اخراجات کم ہو جائیں گے

لندن ۴ اکتوبر۔ ایک مشہور برطانوی ماہر ریاضی اور فلکیات نے "سائنسدانوں کی خبریں" نامی رسالے میں اعداد و شمار کے ذریعہ ثابت کیا ہے۔ کہ ایٹم بم کی تباہ کن قوتیں اس قدر عظیم ہیں۔ کہ اس کی ابتدائی لاگت کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ اگر بم کو وسیع پیمانے پر تیار کیا جائے۔ تو اس کی قیمت اس کا شکار ہونے والوں کے لحاظ سے ایک پونڈ فی کس ہو گی۔ یہ بم ۲۵۰۰۰ افراد کو ہلاک کر سکے گا۔ گذشتہ جنگ میں ایک دشمن کو ہلاک کرنے پر کئی ہزار پونڈ خرچ آتا تھا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ مستقبل قریب میں ایٹم بم بنانے کے لئے ضروری سامان کی پیداوار ۲۰ ٹن سالانہ ہو جائیگی۔ جس کا مطلب ہے کہ ۶۰۰۰ بم تیار ہو سکیں گے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور شام و لبنان کی تجارت میں ترقی

لندن ۴ اکتوبر۔ سال رواں کے پہلے سات ماہ میں برطانیہ نے شام سے ۶۵۰۰۰۰۰ پونڈ کا مال منگوایا ہے۔ گذشتہ سال کی نسبت یہ مقدار دوگنی ہے۔ اور ۱۹۵۰ء کے پہلے سات ماہ سے چھ گنا زیادہ اور سب سے زیادہ اضافہ کپاس کی خرید میں ہؤا۔ اگرچہ برطانیہ اور لبنان کے درمیان تجارت بہت زیادہ تو نہیں ہو رہی۔ تاہم گذشتہ سال کی نسبت اس میں بھی پچاس فی صد اضافہ ہؤا ہے۔ برطانیہ نے بھی لبنان کو سابقہ سالوں کے مقابلہ میں کچھ زیادہ مال ارسال کیا ہے۔ (اسٹار)

مصری ریلوے میں تیسرا درجہ اڑا دیا جائیگا؟

قاہرہ ۴ اکتوبر۔ مصر کے وزیر مواصلات سید حسین ابو زید نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے مصری سرکاری ریلوے کے ڈائرکٹر جنرل کی اس تجویز سے اتفاق کر لیا ہے۔ کہ تمام ٹرینوں میں سے تیسرا درجہ اڑا دیا جائے۔ اور ان کی جگہ چمڑے والی آرام دہ نشستوں کا انتظام کر دیا جائے۔ یہ بھی معلوم ہؤا ہے۔ کہ مصری ریلوے بورڈ کے ڈائرکٹروں نے ۸۰۰۰۰۰ پونڈ کی لاگت سے ۲۰ ایکسپریس انجن خریدنے کے متعلق بھی تبادلۂ خیالات کیا ہے۔ اس کے علاوہ کرایوں میں ۱۰ فیصد کمی کرنے پر بھی بات چیت ہوتی ہے۔ (اسٹار)

بصرہ سے تیل کی برآمد میں اضافہ

بغداد ۴ اکتوبر۔ بصرہ کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سال رواں میں تیل کے کنوؤں سے تیل کی برآمد ۴۰۰۰۰۰۰ ٹن تک پہنچ جائیگی۔ بصرہ کے کنوؤں میں روزانہ اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ متعدد نئے کنوئیں بھی تیل نکالنے کے لئے کھودے جا چکے ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد نئے ٹینک تیل کا ذخیرہ کرنے کے لئے بنانے کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

سندھ میں ملیریا کے خلاف مہم

حیدرآباد (سندھ) ۴ اکتوبر۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ انسداد ملیریا کی مہم سے ملیریا کی وارداتوں میں ۶۲ فی صد کمی ہو گئی ہے۔ ۱۹۴۹ء میں ۲۰۰۰۰۰ افراد حیدرآباد، ٹھٹھہ، تھرپارکر اور لاڑکانہ کے اضلاع میں ملیریا میں مبتلا ہوئے تھے۔ اس کے بعد کے بارہ ماہ میں ان چاروں اضلاع سے صرف ۸۰۰۰۰ ملیریا کے مریضوں کے نام درج رجسٹر کئے گئے۔ ۱۹۵۱ء میں اس تعداد میں مزید نمایاں کمی ہوئی۔ اور ملیریا کا شکار ہونے والوں کی تعداد ۳۵۰۰۰ رہ گئی۔ اس سال توقع ہے۔ کہ اعداد و شمار مزید کم ہو جائیں گے۔ حکومت سندھ ہر سال اس مہم پر ۴۰۰۰۰۰ روپیہ صرف کر رہی ہے۔ چاروں اضلاع میں انسداد ملیریا کے آٹھ یونٹ مصروف کار ہیں۔ ہر سال یہ یونٹ ۳۰۰۰ دیہات میں جا کر جھونپڑیوں اور مکانات کی دیواروں پر دوائیاں چھڑکتے ہیں۔ ان دوائیوں کا اثر چھ ہفتے تک رہتا ہے۔ (اسٹار)

"یروشلم کو بچایئے" مسلمانوں سے اپیل

عمان ۴ اکتوبر۔ مقامی روزنامہ "الدفاع" نے عربوں سے اپیل کی ہے۔ کہ یروشلم کی حفاظت کی جائے۔ اس نے افسوس کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہ صرف چھ عرب ممالک اس مقدس شہر کو بین الاقوامی حیثیت دینے کی مہم کی حمایت کر رہے ہیں۔ اخبار نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ تمام عرب اور دیگر اسلامی ممالک متحدہ طور پر ایک واضح اور جرأت مندانہ پالیسی اختیار کریں۔ "الدفاع" نے اعلان کیا ہے۔ کہ گذشتہ ۱۳ صدیوں سے یہ شہر مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔ اور اب ہمیں اسے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھنے کی جدوجہد سے گریز نہیں کرنا چاہیئے۔ (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴